بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۶

روزنامہ

الفضل

یوم پنجشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے — ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۳ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۲ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۷۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا بچہ امین احمد زیادہ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اسلام میں جنگ کی حیثیت استثنائی ہے

خلافت راشدہ کے بعد جب مسلمانوں میں شہنشاہیت کا دور شروع ہوا۔ اور حکومت کے غیر اسلامی جذبات ان کے دل و دماغ پر چھا گئے۔ تو "جہاد فی سبیل اللہ" کا مفہوم بھی تبدیل ہوتے ہوتے صرف جہاد بالسیف یعنی مذہبی جارحانہ لڑائی کے مفہوم میں محدود ہو کر رہ گیا۔ اور شہنشاہیت نے اپنے پھیلاؤ اور استحکام کے لئے ضرورتاً جہاد کے لفظ کو ایسے لباس میں ملبوس کر دیا۔ جو قرآن حکیم کی تعلیمات اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بالکل متضاد تھا۔ اکثر شاہان اسلام جو لڑائیاں محض طمع نفسانی اور حرص دنیا کے لئے لڑتے ان کو بھی جہاد ہی کہتے۔ تاکہ عوام کو مذہبی جوش دلا کر ابھارا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد کو فوج میں شامل ہونے کے لئے ترغیب دی جائے۔ یہاں تک کہ عوام ہی نہیں۔ بلکہ علما بھی جہاد کا حقیقی مفہوم بھول گئے۔ اور جہاد بالسیف کو بجائے استثنائی حکم کے اصل حکم سمجھنے لگے۔ تمام علمائے اسلام کسی حد تک معذور بھی ہے۔ کیونکہ خلافت راشدہ سے لے کر شہنشاہیت کے عروج تک ایک ایسا زمانہ تھا کہ جہاد بالسیف کے تمام حدود کی نگہبانی کرنا نہایت مشکل ہو گیا تھا۔ تمام دنیا میں ایک انتشار سا رونما ہو گیا تھا۔ اور رجعت پسند طاقتیں مسلمانوں کے مقابلہ میں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ گویا تمام معلوم دنیا میں ایک نہ ختم ہونے والی جنگی حالت قائم ہو گئی تھی۔ بعض وقت دشمن کی طاقت کو کمزور کرنے کے لئے حملے کرنے پڑتے تھے۔ جو حقیقتاً تو مدافعانہ ہی تھے۔ مگر بظاہر جارحانہ نظر آتے تھے۔ اس لئے مدافعانہ اور جارحانہ حملوں میں جو نازک امتیاز تھا۔ وہ آہستہ آہستہ مٹتا چلا گیا۔ تا آنکہ مسلمانوں کے عوام و خواص کے دماغوں میں جہاد کا ایک ایسا نقشہ جم گیا۔ جو اسلامی تعلیمات کے صریح خلاف تھا۔ اور ایسا دیرپا اور ایسا مستحکم ثابت ہوا کہ فطرت ثانیہ بن گیا۔ اور نہ صرف عوام ہی بلکہ مسلمان علماء بھی جہاد کے معنے جہاد بالسیف ہی لینے لگے۔

اس غلطی نے دو نہایت اہم نقصان مسلمانوں کو پہنچائے۔ ایک تو یہ کہ مسلمان بحیثیت مجموعی حقیقی جہاد یعنی پرامن ذرائع سے تبلیغ اسلام چھوڑ بیٹھے۔ اور یہ کام صرف چند اولوالعزم صوفیائے کرام کی انفرادی کوششوں تک محدود ہو کر رہ گیا۔ مسلمان صاحبان اقتدار ایسی لہو و لعب کے پھندے میں گرفتار ہو گئے۔ جس میں غیر اسلامی صاحبان اقتدار گرفتار رہتے۔ حالانکہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کے خزانوں کا وارث بنایا تھا۔ تو ان کا فرض اولین یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ وہ ان خزانوں کو تبلیغ اسلام یعنی حقیقی جہاد میں خرچ کرتے اور ایسے اسلامی تعلیمی ادارے قائم کرتے جن میں مبلغین اسلام کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہوتا۔ اور جہاں سے تربیت یافتہ مبلغین نکل نکل کر تمام معلوم دنیا میں پھیل جاتے۔ اور اعلائے کلمۃ الحق کا فرض سرانجام دیتے۔ جہاں تک ہم اسلامی شہنشاہیت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ہم کو یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوتی ہے۔ کہ خاصکر اس بارے میں مسلمان بادشاہوں کا کام قریب قریب صفر کے برابر ہے۔

دوسرا نقصان عظیم جو مسلمانوں کو لفظ جہاد کی معنوی تبدیلی سے پہنچا۔ وہ یہ ہے کہ جب دوسری اقوام نے اسلامی عمارت کے اندرون جھانکا تو چونکہ ان کے ذہن پہلے ہی مسلمانوں کے خلاف بوجہ باہمی تصادم طویل کے تلخیوں سے بھرے ہوئے تھے سب سے پہلے ان کی نظر مسئلہ جہاد سے ٹکرائی۔ اور مسلمانوں نے اپنی غلط کاریوں اور غلط فہمیوں سے اس مسئلہ کو جو تشکیل دے رکھی تھی۔ اسکو دیکھ کر وہ اسلام کو ایک وحشیوں کا دین سمجھنے لگے۔ ان میں اتنی تو صلاحیت تھی نہیں۔ کہ وہ ان دبیز عارضی پردوں کو اٹھا کر خود اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ جب خود شارحین اسلام ہی اس مسئلہ کو اس ہیئت کذائی کے ساتھ پیش کرتے ہیں تو اغلباً اسلامی تعلیمات کا جزو اعظم ہی جہاد بالسیف ہے۔ دشمنان اسلام نے خاصکر عیسائیوں اور ان کے بعد ہندوستان میں آریہ سماج نے اس کا اتنا وسیع و مؤثر پروپیگنڈا کیا۔ کہ اب عیسائیوں اور ہندوؤں کو ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کو یہ یقین دلانا۔ کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اور اس کا مقصد دنیا سے ظلم و فساد کو مٹا کر امن قائم کرنا ہے سخت مشکل ہو گیا ہے۔ غیر تو غیر خود مسلمانوں کی ذہنیت ایسی خراب ہو گئی۔ کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بانگ بلند اعلان کیا۔ کہ

"قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ۔ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو۔ اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ ابتدا میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا۔ کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی۔ بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی۔"

(ستارہ قیصریہ صفحہ ۱۰)

تو مسلمان علماء نے پہلے تو دو قتی سمجھی جب بار بار زور دینے سے اصل حقیقت معلوم ہوئی تو محض مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی و عناد کی وجہ سے اس کی سخت مخالفت کی۔ بظاہر

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حقیقتاً مخالفت کرنے والوں میں مودودی صاحب ہی بستہ عدد باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے مسئلہ جہاد بالسیف اور فی سبیل اللہ کے خود ایجاد کردہ غلط رنگ و روغن سے چمکا کر قابل قبول بنانے کی کوشش ناکام کی ہے۔ لیکن امید ہے۔ کہ زمانے کی رفتار ان کو بھی صحیح اسلامی نظریہ جہاد کی طرف آخر لے آئے گی۔

محض مخالفت کی بناء پر مخالفت کرنے والے پہلے تو بہت تھے۔ مگر اب آہستہ آہستہ کم ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگوں میں سے ڈاکٹر اقبال آنجہانی کی مثال نہایت عجیب و غریب ہے۔ اپنی نظموں میں تو آپ مسیح موعود علیہ السلام پر ناسخ جہاد ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ مگر درپردہ وہ حضور اقدس علیہ السلام کے نظریہ جہاد سے متفق تھے۔ چنانچہ مولوی ظفر احمد صاحب صدیقی کے نام جو خط ۱۲؍دسمبر ۱۹۳۶ء کو لکھا۔ اس میں فرماتے ہیں:۔

"یہ کہنا کہ اقبال اس دور ترقی میں جنگ کا حامی ہے غلط ہے۔ میں جنگ کا حامی نہیں ہوں۔ نہ کوئی شخص شریعت کے حدود معینہ کے ہوتے ہوئے اس کا حامی ہو سکتا ہے۔ قرآن کی تعلیم کی رو سے جہاد یا جنگ کی صرف دو صورتیں ہیں۔ محافظانہ اور مصلحانہ پہلی صورت میں یعنی اس صورت میں جبکہ مسلمانوں پر ظلم کیا جائے۔ اور ان کو گھروں سے نکالا جائے۔ مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی اجازت ہے۔ دوسری صورت جس میں جہاد کا حکم ہے۔ ۹-۹ لم (سورۃ حجرات) میں بیان ہوئی ہے .... جنگ کی مذکورہ بالا دو صورتوں کے سوائے میں کسی اور جنگ کو نہیں جانتا ....

دین کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھانا بھی حرام ہے"

یہی نظریہ ہے۔ جو آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوستانی اور دنیا کے دیگر مسلمانوں کے سامنے رکھا تھا۔ لیکن کتنی حیرت ہے کہ انہی ایام میں ڈاکٹر صاحب نے حضور اقدس پر اپنی شاعری اور نثر میں ترک جہاد کا الزام لگایا۔ جس سے بچارے مسلمان سخت گمراہ ہوئے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ مودودی صاحب بھی ڈاکٹر اقبال کی اس متضاد بیانوں سے متاثر ہو کر جہاد فی سبیل اللہ کی وہ توجیہہ کرنے پر مائل ہوئے۔ جو انہوں نے اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں کی ہے۔

لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب مسلمانوں کی ذہنیت اس مسئلہ کے متعلق حقیقت کی طرف آ رہی ہے۔ چنانچہ اخبار زمزم نے اپنی اشاعت ۲۸؍مارچ میں بحث مذاکرہ کے زیر عنوان قرآن کریم کی وہ آیات جمع کی ہیں۔ جن سے اس مسئلہ پر روشنی پڑتی ہے۔ موجودہ فسادات نے مسلمانوں کی آنکھ اپنی اس ذہنی کمزوری کی طرف مبذول کرا دی ہے۔ امید ہے کہ اس کے نتائج ہندوستان میں اسلام کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گے۔

دور دوم کے دوسرے سال کے وعدے پورے کرنیوالے مجاہدوں کے نام

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیلئے پیش کئے جائینگے

"یاد رکھو! خدا کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا"

تحریک جدید کا مالی جہاد بھی ایسا ہی بابرکت اور مبارک ہے۔ اس میں متواتر بلاناغہ حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔ دفتر دوم کے سال دوم میں حصہ لینے والے بعض مخلصین کے وعدے ابھی قابل ادا ہیں۔ ان میں بعض ایسے ہیں۔ جو ۳۰؍نومبر تک ادا نہ کر سکنے پر مہلت لے چکے ہیں۔ یا وہ ہیں جنہوں نے وعدے کے وقت ہی لکھا تھا۔ کہ ادائیگی جنوری فروری وغیرہ میں ہوگی یا وہ جنہوں نے سال دوم کے آخری حصہ میں وعدہ کیا اور وعدہ کے وقت کہا۔ کہ اپریل تک ادا ہوگا۔ بعض وہ بھی ہیں جو کچھ حصہ دے چکے ہیں۔ کچھ قابل ادا ہے۔ یا بعض بڑا حصہ دے چکے ہیں۔ تھوڑا واجب الادا ہے۔ یا وہ بھی ہیں جنہوں نے سالم وعدہ ہی ادا کرنا ہے۔ ایسے تمام احباب کی خدمت میں ایک چٹھی کے ذریعہ عرض کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے جلد سے جلد ادا فرماویں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ان کا دفتر دوم کے سال دوم کا وعدہ ۳۰؍اپریل ۱۹۴۷ء تک ادا ہو جائے۔ کیونکہ دفتر وکیل المال کوشش کر رہا ہے کہ دفتر دوم کے سال دوم کے جن مخلصین کے وعدے ۳۰؍اپریل تک پورے ہو جائیں گے۔ ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ دور دوم میں شامل ہونے کے لئے کم سے کم یہ شرط ہے۔ کہ شامل ہونے والا اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے۔ اگر کسی سال میں اس کی آمد کم ہو جائے۔ تو کمی آمد کے مطابق دے۔ اگر بڑھ جائے۔ تو اس کے مطابق دے۔ پس وہ جنہوں نے ابھی دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش نہیں کیا۔ وہ اب اپنا وعدہ پیش کریں۔ دفتر دوم میں وعدے کرنے کی عام اجازت ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ایشیائی کانفرنس کے مسلم نمائندگان کا خیر مقدم

مورخہ ۲۲؍۳؍۴۷ کو مرکز سے جناب مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان اور جناب مولوی محمد صادق صاحب مبلغ انڈونیشیا ایشیائی کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلم ڈیلیگیشن سے ملاقات کرنے اور انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم کہنے کے لئے دہلی تشریف لائے۔ کانسٹی ٹیوشن ہاؤس میں جہاں اکثر ممبر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ملاقاتیں شروع کی گئیں۔ ان جلسوں میں ہر دو مبلغین حضرات نے انڈونیشین اور مصری ڈیلیگیشن نیز بعض لاہار انڈونیشین سے ملاقات کی۔ علاوہ ازیں کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب نے ایرانی ڈیلیگیشن اور میجر شمیم احمد صاحب نے ملایا افغان اور مصری نمائندگان سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ۲۷؍۳؍۴۷ کی شام کو انڈونیشین ڈیلیگیشن کے سرکردہ اصحاب کو جن سے مبلغین حضرات تعارف حاصل کر چکے تھے۔ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی کوٹھی میں چائے پر مدعو کیا۔ اور تقریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔

۲۸؍۳؍۴۷ کی شام کو انڈونیشین ڈیلیگیشن کی خواتین کو جن میں بیگم سوتن شہریر وزیر اعظم بھی شامل تھیں۔ بیگم صاحبہ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے چائے کی دعوت دی گئی۔

۲۹؍۳؍۴۷ کی شام کو انڈونیشین ڈیلیگیشن کے باقی نمائندگان کو آنریبل موصوف نے چائے پر بلایا۔ اور مختلف امور پر تقریباً ۲ گھنٹے آپ نے گفتگو فرمائی۔ جس میں معزز مہمانوں کے سیاسی مذہبی سوالات کے جواب دیئے۔ ۳۱؍۳؍۴۷ کی شام کے لئے مصر افغانستان اور ملایا کے مسلم نمائندگان کو جناب چوہدری صاحب کی طرف سے دعوت دی جا چکی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے۔ کہ اس دن کی مجلس بھی حسب سابق مفید اور نمائندگان کے لئے دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کا موجب ہوگی۔ (خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی)

خدام الاحمدیہ کے نام

اٹھو جوانو بدل دو نظام عالم کا
تم آفتاب بنو اور ہر کہیں چمکو
تمہارے فیض سے پائے حیات نو دنیا
کچھ ایسی چال جہاں میں تم اختیار کرو
خزاں کا نام نہ دیں کے چمن میں پھر آئے
تمہارے دل میں نہ صیاد کا خطر آئے
سلوک دہر کا شکوہ کبھی نہ تم کرنا

تمہارے دم سے ہو امن و قیام عالم کا
جہاں سے ظلمت باطل مٹانا ہے ہم کو
تمہارے سامنے جھک جائے تیز رو دنیا
جہاں جہاں بھی ہیں ویرانے لالہ زار کرو
نہ خار و خس سے الجھنے کبھی نظر پائے
وہ چھیڑو نغمہ کہ امید دل کی بر آئے
ہو سب کی خیر سگالی میں جینا اور مرنا

اٹھو مسیح کے تم بلبل ہزار ہو
وہ قوم جس کا تھا دنیا کو انتظار ہو

(انور قریشی انور خورد ابھیور)

پیشگوئی مصلح موعود کے ظہور پر

فریق لاہور کی سچی شہادتیں

اراکین انجمن اشاعت اسلام لاہور سے خدا کے نام پر اپیل

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

بھائیو! آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صادق و راستباز مامور من اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور آپ کی وحی کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ ہم نے جماعت احمدیہ قادیان اور احباب لاہور میں ۳۲ سالہ نزاع کو طے کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی درباره مصلح موعود ایک کلید کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جگر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ ہی ہیں۔ تو ماننا پڑیگا کہ فریق لاہور کا مسلک غیر صحیح۔ ان کے جملہ اختلافی خیالات نادرست۔ اور ان کا طریق رضاء الٰہی کے خلاف ہے۔ یہ نتیجہ نہایت بدیہی ہے مصلح موعود کے متعلق الہامی کلام حسب ذیل ہے۔

وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کیطرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

جو شخص اس وحی الٰہی کا مصداق ہو۔ کیا اس کی مخالفت کرنا جائز ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس لئے اب صرف یہ سوال قابل غور ہے کہ آیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ واقعی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اس سوال کے جواب میں دلائل و واقعات کی لمبی بحث کی اب ضرورت نہیں عیاں راچہ بیاں۔ جواب کو مختصر کرنے کے لئے میں ذیل میں صرف اراکین انجمن اشاعت اسلام لاہور کے اکابر کے چند بیانات ان کے اپنے الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ خدارا ان بیانات کو توجہ سے مطالعہ فرمائیں۔

پہلا حوالہ

۱۹۰۱ء میں مرزا خدا بخش صاحب نے اپنی مشہور کتاب عسل مصفّٰی میں تحریر کیا۔ کہ

"ایک دفعہ ایسے وقت میں جبکہ ابھی تک مسیح موعود کی کوئی اولاد نئی زوجہ سے جو ایک بڑے مشہور خاندان سادات سے تھیں نہیں ہوئی تھی پیشگوئی کی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو مشرق سے مغرب تک دین اسلام کو پھیلائیگا۔ اس کا نام بشیر اور عمانوایل ہوگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دیکھو ضمیمہ ریاض ہند مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء سو یہ پیشگوئی بھی بکمال صفائی پوری ہوگی۔ اس وقت بفضلہٖ چار ہی لڑکے موجود ہیں۔ جن میں سے ایک وہ موعود بھی ہے۔ جو اپنے وقت پر اپنے کمالات ظاہر کرے گا۔ اور جو حضرت اقدس کا جانشین ہوگا۔" (عسل مصفّٰی جلد ۲ صفحہ ۵۸۲ مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

بھائیو! خدا کے لئے سوچو کہ ۱۹۰۱ء میں تو آپ اور ساری جماعت احمدیہ کہتی تھی۔ کہ مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی بکمال صفائی پوری ہوگئی۔ اور وہ موعود فرزند حضرت اقدس علیہ السلام کے چاروں بیٹوں میں سے ہی ایک ہے۔ مگر آج آپ لوگ جناب مولوی محمد علی صاحب کی قیادت میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ کیا یہ طریق تقوےٰ ہے۔

دوسرا حوالہ

۱۹۰۶ء میں جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے اپنی کتاب آیات الرحمن میں تحریر فرمایا کہ۔

"حضرت اقدس کا زیادہ تر خیال چوتھے فرزند کی طرف ہے۔ کہ وہی موعود خاص ہوں لیکن پھر ہم کہتے ہیں کہ ان ہر چہار صاحبزادوں میں سے جسکو اللہ تعالےٰ اپنے فضل خاص سے موعود خاص مقرر فرمائے۔ وہی ہوگا۔ اب ناظرین غور کریں۔ کہ یہ کیسی زبردست پیشگوئیاں ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں۔" (رسالہ آیات الرحمن صفحہ ۴۹ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

ظاہر ہے کہ سنہ ۱۹۰۶ء میں جماعت احمدیہ کا یہی عقیدہ تھا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی پوری ہوچکی ہے۔ اور یہ موعود خاص فرزند ہر چہار صاحبزادوں میں سے ہی ایک ہے۔

تیسرا حوالہ

۱۹۰۶ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے جلد جلد بڑھنے والے مصلح موعود یعنی سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ کے ایک مضمون کو نقل کرتے ہوئے لکھا کہ

"اس وقت صاحبزادہ صاحب کی عمر ۱۸ یا ۱۹ سال کی ہے۔ اور تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ تو اعلےٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہوگا۔ مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے ایک خارق عادت بات ہے .... اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں۔ اس بات کا جواب دیں۔ کہ اگر یہ افترا ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے۔ پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا۔ کہ گندہ ہوتا۔ نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۸)

چوتھا حوالہ

۱۹۰۹ء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے فیروزپور میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے لیکچر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ

"صاحبزادہ صاحب نے جس قابلیت کے ساتھ اپنے لیکچر کو ختم کیا ہے۔ میں اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر جو حقانیت ان کے دل پر مرتسم ہے وہ بڑے بڑے آدمیوں میں نہیں۔ اگرچہ ہم نے کوئی گدی نہیں بنائی۔ مگر میں اتنا کہتا ہوں۔ کہ آپ نے اور پیروں کے بچے بھی دیکھے ہیں۔ پیر سے مرشد زادہ اور پیر زادہ کو بھی آپ نے دیکھا ہے۔ کہ وہ قرآن کریم پر کیسا شیدا ہے۔ اور اس کے حقائق و معارف بیان کرنے میں کیسا قابل ہے۔"

(اخبار الحکم ۸ جون ۱۹۰۹ء)

پانچواں حوالہ

۱۹۱۰ء کے جلسہ سالانہ میں ساری جماعت کے سامنے تقریر کرتے ہوئے جناب سید محمد احسن صاحب امروہی نے فرمایا کہ:-

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

رہ ایک یہ بھی الہام تھا کہ انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلا الخ جو اس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ جو مسیح موعود کے بارہ میں ہے کہ یتزوج ویولد لہ یعنی آپ کے ہاں ولد صالح عظیم الشان پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجود ہیں بطور ذریت طیبہ کے اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا۔ اور سنایا ہے اور جس قدر معارف اور حقائق بیان کئے ہیں وہ بے نظیر ہیں۔ اب کوئی انہیں معمولی سمجھے اور کہے یہ تو کل کے بچے ہیں ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں۔ اور کھیلتے کودتے پھرتے ہیں۔ تو یاد رہے یہ فرعونی خیالات ہیں . . . . انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے جیسے کہ الہام میں تھی۔ اور میں نے تو ارہاص کے طور پر یہ سب ارشاد مشاہدہ کئے ہیں۔ اس لئے میں مان چکا ہوں۔ کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں جن کا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے"

(ضمیمہ اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء)

چھٹا حوالہ

۱۹۱۱ء کا تاریخ احمدیت کا اہم ترین واقعہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے بعد ازاں یوں ذکر کیا ہے کہ:-

"۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ (حضرت خلیفہ اولؓ) نے لکھوائی تھی۔ اور جو بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی۔ اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ بننے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا"

(رسالہ حقیقت اختلاف صفحہ ۶۹)

ساتواں حوالہ

۱۹۱۴ء میں اختلاف کے باوجود فریق لاہور کے آرگن اخبار پیغام صلح نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا کہ:-

"اس امر کے اظہار کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب و حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند ہونے کے علاوہ علم، خلق، صلاح اور تقویٰ کے لحاظ سے ہر لحاظ اور ہر حیثیت سے ... ہونے کے ہر طرح قابل ہیں۔ اور یہ سب فرزند بلا شبہ روحانی اور جسمانی دونوں رشتوں کی رو سے حضرت مسیح موعودؑ کی آل ہیں اور انی اللّٰہ معك ومع اھلك کے الہام کے پورے مصداق ہیں"۔ (پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

آٹھواں حوالہ

پھر اسی مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ:-

"پیارے ناظرین! ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم صاحبزادہ صاحب (مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا و ماوی سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں۔ اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں۔ واللّٰہ علی ما نقول شہید۔ صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے"

(پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

نواں حوالہ

۱۹۱۴ء میں فریق لاہور کو کیا عذر تھا؟ پیغام صلح میں لکھا ہے کہ:-

"ہمیں حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کے موعود لڑکا ماننے میں کوئی بھی عذر نہیں۔ اور ہمیں مسیح موعود کے لڑکوں میں سے کسی لڑکے کی جانشینی کا کوئی سوال ہے۔ صرف اس موعود لڑکے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیۃ میں یہ علامت بتلائی ہے کہ وہ قرب اور وحی کے ساتھ مخصوص کیا جائے گا۔ سو وحی اور مامور ہونے کا ہمیں انتظار ہے۔ کسی بات سے انکار نہیں"

(پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۲)

دسواں حوالہ

جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنے رسالہ "اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" میں حلفیہ بیان کا مطالبہ کرتے ہوئے تحریر کیا کہ:-

"کم از کم میں اپنے متعلق فیصلہ کر چکا ہوں کہ اس حلف کے بعد مجھ پر حرام ہوگا کہ میں حضرت میاں صاحب کے عقائد کے خلاف کچھ کہوں یا میں قبول کرونگا۔ یا میں دعا کروں میں لگ جاؤں گا۔ بہر حال میں خاموش ہو جاؤنگا اگر وہ مصلح موعود ہیں تو پھر وہ حلفاً یہ بیان کریں کہ آیا الہاماً ان کو اطلاع ملی کہ وہ وہی فرزند ہیں۔ جس کا اشارہ سبز اشتہار میں ہے"

(رسالہ اندرونی اختلافات صفحہ ۴۳)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا حلفیہ بیان

پیارے بھائیو! مندرجہ بالا دس اقتباسات فریق لاہور کے اپنے بیانات ہیں۔ ان پر کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں اب میں صرف حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کے دو حلفیہ بیان درج کرتا ہوں۔

(الف) جلسہ ہوشیار پور میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے" (الفضل ۲۴ فروری ۱۹۴۴ء)

(ب) جلسہ لاہور میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:-

"میں اس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی" (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

بھائیو! خدا کے لئے بتائیں کہ مندرجہ بالا بیانات کے بعد اب آپ کو سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے مصلح موعود ماننے میں کیا عذر ہے؟ کیا اب بھی کسی مباحثہ مناظرہ کی ضرورت باقی ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہر پہلو سے اتمام حجت نہیں فرما دی؟ آیئے خدا کے واسطے مرکز احمدیت سے وابستہ ہو جایئے اور تفرقہ کو چھوڑ کر اتحاد جماعت کو اختیار فرمایئے

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

جماعتہائے کشمیر کی اطلاع کیلئے ایک ضروری فتویٰ

کشمیر کے بعض علاقوں میں یہ رسم پائی جاتی ہے۔ کہ لڑکی کے والدین یا دوسرے رشتہ دار نکاح کرتے وقت ایک رقم دولہا سے وصول کرتے ہیں۔ اور یہ رقم شریعت اسلامیہ کے مقرر کردہ مہر کے علاوہ ہوتی ہے۔ جسے رسم بوگ کہا جاتا ہے۔ اسلام نے مہر کو بیوی کی ملکیت قرار دیا ہے۔ اور وہ اسی کا حق ہے مہر کے علاوہ نکاح کے عوض میں کوئی اور رقم وصول کرنا شریعت اسلامیہ کے سراسر خلاف ہے۔ لڑکی کے ولی کو اس قسم کی رقم وصول کرنا سراسر ناجائز ہے۔ پس عہدیداران جماعتہائے کشمیر نوٹ فرمالیں۔ کہ مذکورہ بوگ کی رسم ناجائز ہے۔ اس طرح روپیہ لینے کا شریعت اسلامیہ میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہ ایک قسم کی بردہ فروشی ہے۔ اور نظارت تعلیم و تربیت اس رسم کے ناجائز ہونے کا واضح اور صریح اعلان کرتی ہے جماعتوں کو چاہیئے کہ خلاف ورزی کرنے والے احباب کے متعلق کارروائی کر کے سزا دلوائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

نئے ارض و سماء

مبلغین سیرالیون کی تبلیغی مساعی

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں ہیں۔ کہ پہلے میں نے اور مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے ایک لمبا دورہ کیا تھا جس کی رپورٹ بھیجی جا چکی ہے۔ اس کے بعد بھی مجھے ایک دوسرے دورہ پر Waterloo "واٹرلو" کی طرف جانا پڑا۔ وہاں پہنچکر اپنے احمدی چیف سے ملاقات کی۔ اور دیگر احمدی دوستوں سے بھی ملا۔ وہاں چند دن رہ کر احمدی دوستوں کو مختلف نصائح کیں۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ احمدیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا رہا نماز اور زکوٰۃ کے مسائل سکھائے اور تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دوستوں نے باقاعدہ چندہ ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ (۱) امام محمد ادریس صاحب (۲) مسٹر ابراہیم صاحب اور (۳) مسٹر موسیٰ کمارا نے تبلیغ کے لئے ایک ایک ماہ وقف کیا۔ اور دو غیر احمدی دوستوں نے بیعت کی۔ ایک کا نام (۱) مسٹر مصطفیٰ بن محمد اور دوسرے کے نام (۲) مسٹر دامین کرو بن بکر ہے

احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ان دوستوں کو استقامت بخشے اور احمدیت کو زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرماوے۔

ایک کامیاب دورہ کی مختصر رپورٹ

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سندھی

اور چوہدری نذیر احمد صاحب لکھتے۔ ... جنوری سے ... فروری تک "تالنے" "دجاما" "جاگ" کے قصبے ہیں "بیٹر اداہن" "جالا" اور "ماڈ" مقامات کا دورہ کیا۔

اس دورہ میں سات لیکچر دیئے گئے۔ جن میں سامعین کی حاضری ... ۷ سے ... ۲۰۰ تک ہوتی رہی۔ اور لیکچروں کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ان میں سے دو تین لیکچر خاص طور پر ... کی توجہ کو کھینچنے کا موجب ہوئے "... علیہ السلام کی آمد ثانی" اور "... علیہ السلام ... " ... ... الکہ ...

بادری چیف اور دوسرے مسلمان شامل تھے۔ پرائیویٹ طور پر پیغام حق واحمدیت سنایا گیا۔ اسی طرح "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور "نظام نو" کی بہت کاپیاں فروخت کی گئیں۔ اور کئی تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

اس دورہ میں بعض دیگر احمدی دوستوں نے بھی حصہ لیا جن میں سے ہمارے ایک لوکل مبلغ بھی تھے۔ دعا کی جاوے کہ خدا تعالیٰ ہمیں خدمت احمدیت کی بیش از بیش توفیق بخشے۔

سنگاپور اور سالٹ پانڈ میں تبلیغی جہاد
۱۱۵ کس احمدیت میں داخل ہوئے

مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز نے اپنی تازہ رپورٹ میں سنگاپور سے ۲۲ نومبائعین کی لسٹ بھجوائی ہے۔ اور مولوی عبد الخالق صاحب نے سالٹ پانڈ سے ۹۳ نومبائعین کی لسٹ بھجوائی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو استقامت بخشے۔ احمدی مجاہدین کو زیادہ سے زیادہ کامیابی عطا فرماوے۔ اور احمدیت کا دنیا میں بول بالا ہو۔

"مبلغ عدن کی جدوجہد"

مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبلغ عدن تحریر کرتے ہیں۔ کہ تبلیغ کا کام جاری ہے عربوں میں بعض لوگوں کو احمدیت سے انس پیدا ہو چکا ہے اور اخلاص کا اظہار کر رہے ہیں۔ بعض نے ان میں سے تفسیر قرآن کریم کا سبقاً مجھ سے پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اپنے احمدی دوستوں میں بھی بیداری اور جوش بڑھ رہا ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہمارے مجاہدین کے ساتھ ہو۔ اور عدن میں احمدیت کو کامیاب بنا دے آمین

"مشرقی افریقہ میں اعلاء کلمۃ اللہ"

مولوی نور الحق صاحب انور اپنے خط مورخہ ۲۰۰۷-۶ میں لکھتے ہیں

کہ درس و تدریس، تعلیم و تربیت اور عام خط و کتابت کے علاوہ عرصہ زیر رپورٹ میں سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کے لئے ایک ... استعمال میں دیا گیا۔ جلسہ میں ایک ... دو ایک ...

سکھ دوست نے بھی تقریر کی ... جماعت احمدیہ کی آشتی اور امن پسندی اور اتحاد کے متعلق کوششوں کو واضح سنایا گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں خصوصیت سے اس اقتباس کو مدنظر رکھ کر جو "پرتی ندھی" رسالہ میں حضور پرنور کے متعلق شائع کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاف۔ تعلق باللہ عبادت دنیا سے بے رغبتی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور حضور پرنور کی شادیوں کا ذکر کر کے آریوں کے اعتراضات کا جواب دیا۔ اسی موضوع پر ایک ٹریکٹ لکھا گیا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

نئے مجاہد بخیریت پہنچ گئے

اس عرصہ میں بتاریخ ۲۴ فروری نئے مجاہد بھائی مولوی جلال الدین صاحب قمر مولوی فضل الٰہی صاحب مولوی ولی اللہ شاہ صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل اور میر ضیاء اللہ صاحب بخیر و عافیت ممباسہ پہنچ گئے۔ ہمارے محترم بھائی اللہ دتہ صاحب لنانی سیکرٹری مال نے ان کے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا۔ جزاہم اللہ ۲۶ فروری کو ہمارے مجاہد بھائی دار السلام کو روانہ ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ
سات کس احمدی ہوئے سواحیلی میں قرآن کریم کا ترجمہ

شیخ مبارک احمد صاحب فاضل اپنی رپورٹ از یکم تا نہم فروری ۱۹۴۷ء میں تحریر کرتے ہیں:۔

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے ۷۰ افریقن تک پیغام احمدیت پہنچایا جبکہ زبان میں اشتہار "فضائل اسلام" تقسیم کرتے رہے۔ ایک افریقن عیسائی تعلیم یافتہ سے خاص طور پر گفتگو ہوئی۔ اس عرصہ میں چار مستورات و دو مردوں نے اسلام قبول کیا۔ اس علاقہ میں دو نئی مساجد زیر تعمیر ہیں۔ ان کی تعمیر کے کام اور دیگر ضروری سامان کا مہیا کرنے میں بھی ... چوہدری صاحب موصوف مدد دے رہے ...

... علاقہ کے مشن کو مضبوط کرنے ...

دو تین افریقن احمدیوں کو باقاعدہ مبلغ مقرر کئے جانے کی تجویز کی جا رہی ہے۔

کسومو کے سیکرٹری تبلیغ صاحب اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں کہ کسومو کے ارد گرد کے علاقہ میں افریقنوں کی توجہ اسلام کی طرف پھر رہی ہے۔ ہمارا رسالہ "فضائل اسلام" خدا تعالیٰ کے فضل سے مفید ثابت ہو رہا ہے۔

ٹبورا۔ اس خاکسار اور برادرم معلم امری عبیدی صاحب مصروف ہیں۔ فروری کے پہلے ہفتہ میں خاکسار نے قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کی نظر ثانی ختم کر لی اور چار پاروں کا ترجمہ جو باقی رہتا تھا۔ اسے دیکھا۔ اب یہ ترجمہ ٹائپ کیا جا رہا ہے۔ اور اس عرصہ میں چھ پارے ٹائپ ہو چکے ہیں مختصر نوٹس لکھنے کا کام باقی ہے۔

اس کے علاوہ خاکسار نے اس عرصہ میں برادرم مولوی نور الحق صاحب کا ایک مضمون "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی بشارات" کا اردو سے سواحیلی میں ترجمہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت جو سواحیلی میں ترجمہ ہو چکی ہے اسے برادرم امری صاحب نے ٹائپ کیا۔

فروری مارچ اپریل کا رسالہ سواحیلی کھما تیار کیا گیا۔ اور مضمون پریس میں بھجوا دیا گیا۔ یہ مضمون شیخ الامین قاضی ممباسہ کی ایک کتاب کے جواب میں ہے۔ ۵ صفحہ فلسکیپ پر مشتمل ہے۔ اس عرصہ میں ایک عرب نوجوان احمدیت میں داخل ہوا۔
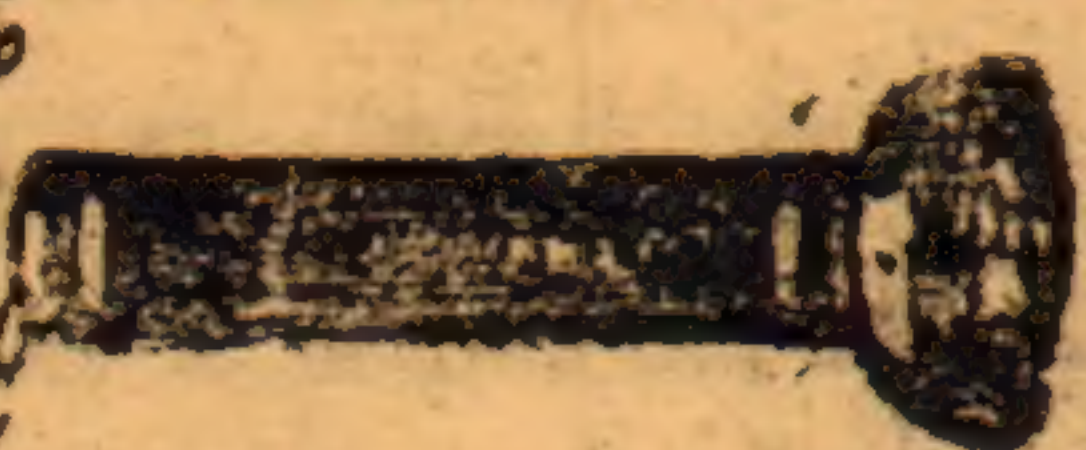
گورنمنٹ سکول ٹبورا میں برادرم معلم امری عبیدی صاحب نے مندرجہ ذیل مضامین پر تقریریں کیں۔ (۱) میں احمدیت میں کیسے داخل ہوا۔ (۲) نبی (۳) دنیا میں کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اور سواحیلی رسالہ المیا میں تقسیم کیا گیا۔ خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس کا خطبہ "ایمان سے آدمی زندہ رہتا ہے" ترجمہ کر کے جیوں سے سواحیلی میں سنایا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء کی آخری تقریر جس میں حضور نے چار باتوں کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ یہ تقریر سواحیلی میں سنائی۔ اسی طرح اخبار الفضل سے خاص خاص خبریں بھی احباب کو سنائیں۔

درخواست دعا۔ میرے والد چوہدری خیر دین سکنہ گٹھانیاں ضلع سیالکوٹ علاوہ ... مکانی عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعا کی احباب سے درخواست کرتے ...

... گٹھانیاں ...

شباکن و شفائی

... ایسی ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن ... کر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے ... کو قوت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے ... کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے ... ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دوادوں ... سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ اور پچاس قرص عہ شفائی ... علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق قادیان

دیانتداری بہترین حکمت عملی ہے

آپ کے قومی کارخانہ

اسلم انڈسٹریز (انڈیا)، قادیان

کی تیار کردہ

جیم مارکہ

موم بتیاں اور چاک

ہر لحاظ سے سستے اور بہترین ہیں

خریدیں اور قومی صنعت کو فروغ دیں۔ سٹاکسٹوں اور ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

رشتوں کی ضرورت (۱) نوجوان کنوارا عمر احمدی میٹرک پاس کلرک ملٹری عمر ۲۲ سال تنخواہ ۸۰/- کے لئے تعلیم یافتہ اور شہری تمدن رکھنے والا رشتہ (۲) نوجوان عمر ۳۰ سال ماہوار آمدنی ۷۰/- روپیہ۔ رشتہ خواہ دیہاتی تمدن ہو یا ہو تعلیم کی شرط نہیں (۳) شریف احمدی خاندان کی لڑکی عمر ۱۶ سال مڈل پاس کشیدہ کاری امور خانہ داری سے واقف رشتہ شریف احمدی تعلیم یافتہ برسر روزگار شہری تمدن کو ترجیح دی جائیگی۔

محمد ابراہیم احمدی ... سیالکوٹ شہر

شفاء الملک جناب حکیم محمد حسن صاحب قریشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور

کی تصدیق "آج کل مصنوعی اور ادنیٰ درجہ کی دواؤں کی گرم بازاری ہے۔ اس لئے جو دواخانے عمدہ اور اصلی دواؤں کی بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں۔ جمہور کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ **مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطباء کرام بھی طبیہ عجائب گھر قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے۔**

مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے کہ طبیہ عجائب گھر قادیان کی فراہم کی ہوئی دوائیں عمدہ اور معیاری ہیں۔

(محمد حسن قریشی)

نمبر خریداری ضرور لکھیں ورنہ تعمیل ارشاد نہایت مشکل ہے (منیجر)

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں!

قریشی مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

قادیان کو مذہبی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے!

اے سام ٹارچ کو

صنعتی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے۔ سام روز ٹ اینڈ کمپنی قادیان

اعلان نکاح

عبدالرشید ابن میاں احمد گل صاحب پراچہ شاہ پور اور نعیمہ خاتون بنت میاں فضل کریم صاحب پراچہ بھیروی کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۴۸ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے واسطے موجب برکت ہو۔ مولا بخش پراچہ قادیان

کپڑے کی مشکل حل ہو گئی

اگر آپ کو کپڑا نہیں ملتا۔ تو گھبرانے کی بات نہیں۔ ہم نے اعلیٰ قسم کی خوشنما سپورٹس شرٹس و قمیص تیار کی ہیں۔ جو آپ کو بغیر راشن کارڈ کے مل سکتی ہیں اور قیمت بھی بہت ارزاں ہے۔ سلی سلائی قمیص کوالٹی عدا -/3/8 اور کوالٹی R -/1/3 میں خرید فرماویں۔

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

ہر طرف یہی آواز ہے کہ مجھے تو
کے سینٹ ہی پسند ہیں
امپیریل کیمیکل کمپنی
سول ایجنٹس
ویسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

ضروری خبریں

گاندھی جی کی وائسرائے سے ملاقات

نئی دہلی یکم اپریل۔ آج شام بھنگی بستی میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے وائسرائے سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ وائسرائے نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ ہندوستان کے آخری وائسرائے ہیں۔ اور یہ کہ وہ اختیارات حکومت ہندوستان کو سونپنے کی خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں۔ بہ ظاہر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ میں ان کے اس بیان پر اعتبار نہ کروں۔ آپ نے کہا انگریز آج اپنی مرضی سے ہندوستان چھوڑ رہا ہے۔ یہ ایک ایسی مثال ہے جس کی نظیر حکمران اقوام میں نہیں ملتی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ہندوستانی باہمی لڑائی کے ساتھ اپنے آپ کو ذلیل کر رہے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی تو شاید ہندوستانیوں کو برطانیہ سے کہنا پڑے کہ کچھ عرصہ اور برطانوی فوجیں ہندوستان میں مقیم رہیں۔

عبوری حکومت کے ارکان کا اہم اجلاس

نئی دہلی ۲ اپریل۔ آج عبوری حکومت کے ارکان کا ایک اہم اجلاس وائسرائے ہند کی صدارت میں ہوا۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ مستقبل میں ہندوستانی فوج کی کیا صورت ہوگی۔ اور کس قدر تعداد میں ہوگی۔ اس کے علاوہ وزیر ہند کی سروسوں کے متعلق بھی غور کیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بہت جلد لنڈن اور دہلی سے بہ یک وقت اس سلسلے میں ایک اعلان جاری کیا جائے گا۔ جس میں ان سروسوں کو ختم کر دینے کی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ اعلان غالباً ایسٹر کی تعطیلات کے بعد پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے پر کیا جائے گا۔

فرقہ وارانہ فسادات کے شعلے

حکومت بنگال نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ کلکتہ کی حالت میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں لوٹ مار کی ۲۴ اور آتشزدگی کی ۱۵ وارداتیں ہوئیں۔ پولیس کو ۵۳ بار گولی چلانا پڑی۔ ۲۲۹ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ ہوڑہ کے علاقہ میں حالت نسبتاً سدھر گئی ہے۔ لیکن وہاں بھی کل دوپہر کے بعد شام تک دس وارداتیں ہو چکی تھیں۔

رانچی (بہار) میں حالت نسبتاً سدھر گئی ہے۔ لیکن عوام میں ابھی تک خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے رانچی کے عوام کو ۷۵ ہزار روپیہ اجتماعی جرمانہ کیا۔

بنگلور میں بھی فساد کے شعلے نمودار ہو گئے ہیں۔ اکا دکا حملے ہوتے رہے۔ کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے۔ فوجی دستے بلائے گئے ہیں۔ کانپور میں ۳۶ گھنٹے تک امن رہنے کے بعد پھر واردات شروع ہو گئی ہیں لوگوں نے کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کر کے مظاہرہ کیا۔ پولیس نے گولی چلا کر ہجوم کو منتشر کر دیا۔ اور ۱۲ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ گڑگاؤں میں پھر بدامنی شروع ہو گئی ہے۔ بعض دیہات پر منظم حملے کئے جا رہے ہیں۔ اس جگہ بھی فوج بلائی گئی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ فوجی نقصان بہت کم ہوا ہے۔

راولپنڈی کے علاقہ کے ایک مشہور مسلمان رئیس سردار کرمداد کو چھرا مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ آپ کئی دنوں تک اپنے گاؤں کے غیر مسلموں کی حفاظت کرتے رہے اور بالآخر انہیں محفوظ مقام پر پہنچانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

پنجاب کے تمام علاقوں میں امن ہے البتہ تاحال لوگوں میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے

بمبئی یکم اپریل۔ ریاستوں کی سٹینڈنگ کمیٹی نے عام اجلاس میں پیش کرنے کے لئے متعدد قرار دادیں پاس کی ہیں یہ کانفرنس آج منعقد ہو رہی ہے۔ ایک قرارداد میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ ریاستیں دستور ساز اسمبلی میں اس وقت شامل ہوں جبکہ اسمبلی ہندوستان کا آئین تیار کرنے لگے۔ اختیارات منتقل ہونے کے بعد ریاستیں آزاد یونٹوں کی حیثیت سے گفت و شنید میں حصہ لیں گی۔ ایک قرارداد کے ذریعے ایوان والیان ریاست کے چانسلر نواب صاحب بھوپال کو گفت و شنید کے اختیارات دے دئے گئے ہیں۔ نواب صاحب بھوپال نے ایک بیان میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ ریاستوں نے اپنی خود مختاری قائم رکھنے پر جو زور دیا ہے اسے بعض حلقوں میں حب الوطنی کے منافی سمجھا جا رہا ہے۔

لاہور یکم اپریل گورنر پنجاب نے مزید دو ہفتوں کے لئے خبروں اور تصویروں پر سنسر کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

پشاور یکم اپریل۔ نوشہرہ کے قریب ریلوے لائن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن بر وقت پتہ لگ جانے کی وجہ سے کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔ اس سلسلے میں ڈاؤن فرنٹیر میل کئی گھنٹے تک رکی رہی۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد نے آج گورنر سرحد سے ملاقات کی۔ صورت حالات کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔

نئی دہلی یکم اپریل۔ گاندھی جی کی پرارتھنا کے وقت ایک ناخوشگوار واقعہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پرارتھنا کے بعد قرآن شریف کی تلاوت ہو رہی تھی۔ ہجوم میں دو تین اشخاص ایسے بھی تھے جن کے رشتہ دار فسادات میں ہلاک ہو گئے تھے انہوں نے قرآن شریف کی تلاوت پر اعتراض کیا۔ گاندھی جی نے تھوڑی دیر کے لئے پرارتھنا بند کر کے ان سے بات چیت شروع کر دی۔ ابھی آپ ان اشخاص سے بحث مباحثے میں مصروف تھے کہ ہجوم نے اشخاص کو دھکے دیکر باہر نکال دیا۔ گاندھی جی نے تقریر کے دوران میں واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس قسم کی بداخلاق حرکتوں کا اچھا نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ میں ان لوگوں کے جذبات سمجھتا ہوں۔ جن کے رشتہ دار فسادات میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیکن اس قسم کے رویے سے ہلاک شدہ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتے۔

بمبئی یکم اپریل۔ احراری لیڈر حافظ علی بہادر نے احرار کے تازہ فیصلہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ یہ فیصلہ صرف پنجاب کے احراریوں کا ہے۔ مخدوش حالات کی وجہ سے پنجاب کے سوا باقی صوبوں کے نمائندے ورکنگ کمیٹی میں شریک ہی نہیں ہو سکے۔ اس لئے وہ اس فیصلہ کے پابند نہیں ہیں۔

مدراس یکم اپریل مسٹر اے۔ پی ساہا کو بمبئی کارپوریشن کا میئر منتخب کیا گیا ہے آپ ایک پارسی بیرسٹر ہیں۔

لاہور یکم اپریل میاں امیرالدین میئر لاہور کارپوریشن اور چوہدری سکھ لال ڈپٹی میئر کا الیکشن لاہور ہائیکورٹ نے جائز قرار دے دیا ہے۔ مخالف امیدواروں نے اس الیکشن کو چیلنج کیا تھا۔ اور حکومت نے معاملہ ہائیکورٹ کے سپرد کر دیا تھا۔

میڈرڈ یکم اپریل جنرل فرانکو نے اعلان کیا ہے کہ سپین میں بادشاہت قائم کی جا رہی ہے۔

ایتھنز یکم اپریل۔ آج یونان کے بادشاہ جارج سوم دل کی بیماری کے باعث فوت ہو گئے۔ آپ ساڑھے پانچ سال طویل جلاوطنی کے بعد واپس آئے تھے۔ اور دوسری بار جلاوطنی کے بعد تاج و تخت نصیب ہوا تھا۔ آپ ملکہ وکٹوریہ کے پڑپوتے تھے۔ جب ۱۹۲۲ء میں آپ کے والد تاج سے دست بردار ہوئے تھے۔ تو آپ بادشاہ بنائے گئے تھے۔ ۱۹۲۳ء میں بادشاہ بننے کے دس ماہ بعد ملک نے بغاوت کر دی اور آپ یونان سے چلے گئے۔ اور ۱۹۳۵ء میں آپ کو پھر بادشاہ بنایا گیا۔

دیہاتی مبلغین کے لئے زندگی وقف کرنیوالوں کو ضروری اطلاع

بعض دیہاتی نوجوانوں نے اپنے آپ کو دیہاتی مبلغین کلاس کے لئے پیش کیا تھا۔ اور ان کو دفتر دعوت و تبلیغ کی طرف سے قادیان برائے ابتدائی امتحان بلایا گیا تھا۔ لیکن وہ ابھی تک یہاں نہیں آئے۔ ایسے نوجوانوں کو دوبارہ اطلاع کی جاتی ہے کہ وہ ۱۰ اپریل کو دفتر دعوت و تبلیغ میں حاضر ہوں جن کا ابتدائی امتحان و انٹرویو ہو چکا ہے۔ وہ اب بالکل تیار رہیں۔ ۱۵ کو جلد بلایا جائے گا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان